کیا شوال کے چھ روزے رکھنا مکروہ ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ شوال میں چھ روزے رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟ سنا ہے کہ یہ روزے رکھنا مکروہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

عید الفطر کے دن کے بعد سے شوال کے چھ روزے متصلاً یا متفرقاً رکھنے میں شرعاً حرج نہیں بلکہ مستحب اورباعث ثواب ہے ، البتہ یہ روزے اس طرح رکھنا کہ رمضان کے روزوں سے متصل ہوں یعنی عید الفطر والے دن بھی روزہ رکھے اوراس کے بعد پانچ روزے رکھے ، تو مکروہ ہے۔

مسلم وابو داود وترمذی ونسائی وابن ماجہ وطبرانی ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: (واللفظ للمسلم) ”أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: من صام رمضان ثم أتبعه ستا من شوال، کان کصیام الدھر“ ترجمہ: بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ دن شوال میں رکھے تو ایسا ہے جیسے دہر کا روزہ رکھا۔

(الصحیح لمسلم، جلد2، صفحہ822، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع میں ہے ”المکروہ ھو أن یصوم یوم الفطر، ویصوم بعده خمسة أیام، فأما إذا أفطر یوم العید ثم صام بعده ستة أیام: فلیس بمکروہ بل ھو مستحب وسنة“ ترجمہ: مکروہ یہ ہے کہ عید الفطر کے دن روزہ رکھے اوراس کے بعد پانچ دن روزہ رکھے ، پس جب عید کے دن افطار کیا یعنی روزہ نہ رکھا پھر اس کے بعد چھ روزے رکھے پس یہ مکروہ نہیں ہے بلکہ یہ مستحب وسنت ہے۔ (بدائع الصنائع في ترتیب الشرائع، جلد2، صفحہ78، دار الکتب العلمیه، بیروت)

المحیط البرھانی فی الفقہ النعمانی میں ہے:"وعامۃ المتاخرین لم یروابہ باسا"ترجمہ:اور عام متاخرین علماء اس بارے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے۔

(المحیط البرھانی فی الفقہ النعمانی، جلد2، صفحہ393، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

فتاوی ہندیہ میں ہے:"والأصح أنہ لا بأس بہ کذا فی محیط"ترجمہ:اور صحیح یہ ہے کہ ان روزوں کے رکھنے میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ محیط میں ہے۔

(الفتاوی الھندیہ، جلد1، صفحہ201، دار الفکر، بیروت)

مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی ارشاد فرماتے ہیں:"نفل دو ہیں: نفل مسنون، نفل مستحب جیسے عاشورا یعنی دسویں محرم کا روزہ اور اس کے ساتھ نویں کا بھی اور ہر مہینے میں تیرھویں، چودھویں، پندرھویں اور عرفہ کا روزہ، پیر اور جمعرات کا روزہ، شش عید کے روزے، صوم داود علیہ السلام، یعنی ایک دن روزہ ایک دن افطار۔" (بہار شریعت، جلد1، حصہ5، صفحہ966، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

22 رمضان المبارک 1440ھ/28 مئی 2019ء

دار الافتاء اھلسنت
darulifta@dawateislami.net

DARUL IFTA AHLESUNNAT

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے